مسلمانانِ عالم مسائل کے گرداب میں

بقلم مدیر التحریر

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، ومن والاہ الی یوم الدین۔﴿ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم﴾(الرعد 11)

اسلام پہلی صدی ہجری میں دنیا کی واحد سپر پاور بن چکا تھا اور بعد کی کچھ صدیوں تک اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود مسلمان ہی ایک باوقار قوم تھے۔ آج دنیا میں 56 آزاد مسلم ممالک ہیں اور مسلمان آبادی دنیا کا پانچواں حصہ ہے۔ 21% سے زیادہ اقتصاد ان کے کنٹرول میں ہے۔ اس طرح دنیا کے اہم ترین بری و بحری اور ہوائی راستے مسلمانوں کے کنٹرول میں ہیں۔ مزید بر آں دنیا کے توانائی کے 70% قدرتی وسائل اللہ پاک نے مسلمان ممالک کو عطا کئے ہیں۔ باوجود اس کے دنیا میں اس کی کوئی شنوائی نہیں۔ اٹھارہویں صدی کے وسط تک دنیا کی آمدنی میں امریکہ و یورپ کا حصہ 27% تھا اور باقی دنیا کا 73% جس میں سے 37% مسلمانوں کے قبضے میں تھا۔ لیکن آج یورپ و امریکہ کا حصہ بڑھ کر 87% ہو چکا ہے اور باقی دنیا کا گھٹ کر صرف 13% رہ گیا ہے۔ مسلم ممالک اپنی تمامتر کثرت وسائل و کثرت آبادی کے باوجود انتہائی پستی ورسوائی اور بظاہر آزادی بباطن غلامی کے دور سے گزر رہے ہیں۔

آج پورے عالم میں خون مسلم جتنا ارزاں ہے اور کسی چیز کی اتنی ارزانی نہیں۔ بوسنیا و کسووا سے لیکر انڈونیشیا' فلسطین' کشمیر اور چیچنیا تک مسلمانوں کو منظم طریقے سے قتل کیا جا رہا ہے' انفرادی و اجتماعی آبروریزی اور دہشت گردی کی بھینٹ چڑھائے جا رہے ہیں۔ ہزاروں بے گناہ لوگوں کو اجتماعی قبروں میں دفنایا جا رہا ہے اور کچھ عرصے بعد جنگی جرائم کی تحقیق کے نام سے جن لاشوں کو نکالا جاتا ہے' وہ غریب مسلمانوں ہی کی ہوتی ہیں۔ گویا

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

جہاد ٹائمز کی اطلاع کے مطابق انڈونیشیا کے ایک جزیرے ملوکا میں درپردہ مغربی صلیبیوں کے ایماء پر وہاں عیسائیوں نے جس بربریت کا مظاہرہ کیا ہے اور جس طرح مسلمان مردوں اور عورتوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں اور جس طرح سب سے بڑے مسلم ملک انڈونیشیا کو توڑنے کی سازش کی جا رہی ہے' کوئی بھی اسلامی ملک دل دہلانے والے ان واقعات و حادثات کا نوٹس نہیں لے رہا۔

جہاں تک حقوق انسانی کے علمبرداروں و دیگر عالمی تنظیموں کا تعلق ہے' تو ان سے کسی مسلمان کیلئے خیر کی توقع ہی نہیں رکھنی چاہئے۔ ان جاسوسی تنظیموں اور اداروں کا مقصد مسلمانوں کو بے آبرو کرنے کے لئے مادر پدر آزاد معاشرے کی تشکیل کے سوا کچھ نہیں۔ اسی ھدف کو لیکر اسلامی ممالک خصوصاً غریب مسلم ملکوں میں اپنے گماشتے پھیلائے ہوئے ہیں اور خدمت انسانی کے نام پر جو شیطانی کھیل کھیل رہے ہیں' العیاذ باللہ گزشتہ سال اقوام متحدہ کے زیر اہتمام امریکہ میں منعقد ہونے والی بیجنگ پلس فائیو کانفرنس کا بے ہودہ اور شرمناک ایجنڈا پوری امت مسلمہ کیلئے سوہان روح اور بہت بڑا چیلنج ہے۔ جس کا موضوع "اکیسویں صدی کیلئے جنسی مساوات" تھا۔ اور اس کانفرنس کا مقصد ہی اسلامی ملکوں میں مساوات کے نام پر جنسی انارکی پھیلانا تھا۔ جیسا کہ ہم جنس پرستی کو جائز قرار دینا' اسلامی معاشرے میں خاندانی نظام کی تباہی کو عام کرنا' معاشرے میں ماں' بیٹی' بہن اور بیوی کے مقدس رشتے کی اہمیت اور احترام کو ختم کر کے انسان کو انسانیت سے محروم کرنا' طوائفوں کو جنسی کارکن قرار دیکر تحفظ فراہم کرنا' اسقاط حمل کو فروغ دینا' تاکہ بدکاری اور زناکاری کو تحفظ ملے' بچے کی پیدائش اور تولیدی سرگرمیوں پر عورت کی طرف سے معاوضے کا مطالبہ' گھریلو کام کاج اور بچوں کی دیکھ بھال سے عورتوں کو فارغ کرنا وغیرہ کا فرانہ ایجنڈے پر مشتمل اس ننگ انسانیت پلندے کو "عالمی فرمان" کا نام دیا گیا۔ جبکہ یہ ایجنڈا اسلامی معاشرے کی تباہی کا خطرناک ترین شیطانی منصوبہ ہے اور اس واہی تباہی اور بگاڑ کی وجہ بھی اس فرمان کے مطابق کہ "جب قومیں تباہ ہونے لگتی ہیں' تو سب سے پہلے اس قوم کے ارباب اقتدار اور حاملین علم بگڑ جاتے ہیں"۔﴿واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرا﴾ (الاسراء ١٦)

دولت دنیا' محلات و اعزازات' وزیری' مشیری' شہرت اور تعیش پرستانہ خیالات نے ہمارے حمرانِ طبقے کو امریکہ و یورپ کے در پر سجدہ ریز ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ ہمارے زعماء اخلاص' بے خوفی' جفاکشی اور تقویٰ کے اوصاف سے خالی ہیں' جو مسلمان کا خاصہ ہیں۔

ان مسلمان حمرانوں کی بے بسی اور لاچاری اہل فلسطین پر اسرائیلی بربریت کے خلاف ہونے والی نام نہاد

کانفرنسوں سے سامنے آئی۔ جہاں پورا فلسطین لہولہو ہے' آتشیں اسلحہ اور میزائلوں کا جواب کنکروں اور غلیل سے دیا جا رہا ہے' روزانہ کئی لاشوں کو دفنایا جارہا ہے۔ صدائے احتجاج بلند کرنے والوں پر گولے برسائے جارہے ہیں۔ بیت المقدس جیسا متبرک و مقدس مقام' مسلمانوں کی بے حسی پر ماتم کناں ہے۔ وہاں کے باشندے فاروق اعظمؓ اور صلاح الدین ایوبیؒ جیسے غیرت اسلامی سے سرشار حمرانوں کو پکار رہے ہیں۔ مگر حال یہ ہے کہ بعض نام نہاد اسلامی ملک تو اسرائیل سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کو تیار نہیں' چہ جائیکہ دشمن کے خلاف جہاد کیلئے صف آرا ہو جائیں۔

مختصراً یہ کہ ارض فلسطین اور اس میں بسنے والے لوگ تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں فلسطینی دیار غیر میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

ادھر کشمیر میں ہندو غاصب قتل وغارتگری اور دہشت گردی کے ذریعے غیرت اسلامی کو للکار رہا ہے۔ اور دنیا میں جہاں کہیں مسلمان اقلیتیں ہیں ان کی حالت بھی ان سے مختلف نہیں ہے۔

مگر مسلمانوں کی مشکلات سننے اور حل کرنے والا کوئی نہیں۔ اقوام متحدہ ہو یا دیگر با اثر ممالک' جن کی قیادت امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر اپنا کوئی مفاد وابستہ ہے' تو سپر پاورز کا یہ ٹولہ راتوں رات مسئلہ حل کرا لیتا ہے۔ بصورت دیگر مزید الجھنے اور مسائل کے گرداب میں پھنسانے کا سامان مہیا کر دیتا ہے تاکہ مسلمان افراتفری کے شکار رہیں اور اپنے آباواجداد کی طرح سر اٹھا نہ سکیں اور کبھی احیائے اسلام کا سنہرا دور واپس نہ آسکے۔ یوں مسلمانان عالم مصائب کے بحر ظلمات میں پھنس کر رہ گئے ہیں اور کوئی بھی ان مسائل کو توجہ کے قابل نہیں سمجھتے اور بقول حافظ شیرازی......

شب تاریک بیم موج گرداب چنیں حائل

کجا دانند حال ما سبک ساران ساحل را

کے مصداق شکوہ کناں ہوتے ہیں' جب کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو لبرل ٹائپ کے نام نہاد مسلمان طلب حقوق کی خاطر اپنا وجود کھو دیتے ہیں۔ ان نمائشی مسلمانوں کو دیکھ یہود و ہنود بھی شرم محسوس کرتے ہیں۔ اور غیرت مند فرزندان توحید جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو اوپر سے دہشت گردی و تخریب کاری کا لیبل لگا کر ہر طرف سے سرکوبی کر

لیتے ہیں۔

بہر حال یہ تمام مشاکل در حقیقت ہمارے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ اپنوں کی بداعمالیوں اور اپنے ناخدا حمرانوں کی غلامانہ ذہنیت کا شاخسانہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم﴾ کے مطابق "شامت اعمال ما صورت نادر گرفت" کا عملی مظاہرہ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قطر اسلامی کانفرنس میں ایک مسلمان ملک کے سربراہ کو کہنا پڑا "ہماری بے چارگی کا یہ عالم ہے کہ ہم مسلمان ملکوں کو اپنے مشاکل حل کرنے کیلئے بعض دیگر باثر ملکوں سے التجا کرنا پڑتا ہے' پھر ان کی مرضی حل کریں یا نہ کریں۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح احوال فرماتے ہوئے باعزت زندگی گزارنے کے قابل بنائے اور مسلمان حمرانوں کو چشم بینا عطا کرے۔!!

اللھم اصلح ائمتنا وولاۃ امورنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا۔ آمین یا رب العالمین!

شیخ الحدیث عبد الرشید ندوی

"وہ مرد درویش' حق نے جس کو دئے تھے انداز خسروی"

یہ دنیا فانی ہے' سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی کو بقا نہیں ﴿کل من علیھا فان ویبقی وجه ربك ذوالجلال والاکرامo﴾ مگر موت العالم موت العالَم بھی ایک حقیقت ہے۔ آج شیخ الحدیث مولانا عبد الرشید ندوی رحمہ اللہ بھی ہم سے جدا ہوئے۔

وہ صحیح معنی میں نمونہ سلف اور بقیہ السلف تھے' عمر بھر تدریس کے فرائض ادا کرتے رہے اور جتنی زندگی اللہ تعالیٰ نے دی نہایت مؤمنانہ شان سے گزاری اور اتنی ہی شان سے جنازہ اٹھا کہ اس کڑاکے کی سردی (منفی 10 سینٹی گریڈ) میں دور دراز سے بھی سینکڑوں لوگ آہوں اور سسکیوں کیساتھ شریک جنازہ ہوئے۔ آپ نے بلتستان کے ایک مردم خیز علاقے بلغار کے ایک دیندار' متمول اور علمی گھرانے میں آنکھ کھولی' یہ خاندان آپ کے دادا اخوند سلطان علیؒ